دفع شبهة الغبي في تحقيق كلمة لأشبع الله بطنه للمعاوية من قول النبي صلى الله عليه وسلم

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً وَقَالَ اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبَعَ اللَّهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا ، کہا : آپ آئے اور میرے دونوں شانوں کے درمیان اپنے کھلے ہاتھ سے ہلکی سی ضرب لگائی (مقصود پیار کا اظہار تھا) اور فرمایا : جاؤ ، میرے لیے معاویہ کو بلا لاؤ۔ میں نے آپ سے آ کر کہا

: وہ کھانا کھا رہے ہیں۔آپ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا : جاؤ ، معاویہ کو بلا لاؤ۔ میں نے پھر آ کر کہا : وہ کھانا کھا رہے ہیں ، تو آپ نے فرمایا : اللہ ان کا پیٹ نہ بھرے۔

صحیح مسلم ح ۲۶۰۴ ت فواد باقی، وفی نسختہ دار السلام ح ۶۶۲۸

تبصرہ:

قارئین آپ اس روایت کو پڑھیں اور خود سے پوچھیں ان میں ایسے کون سے الفاظ ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہوں کہ نبی ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو بد دعاء دی ہو۔ کوئی تاویل نا کریں روایت کو اس کے ظاہری معانی و مفہوم پر محمول کریں۔

کوئی کہے کہ یہ الفاظ "لا اِشبع اللہ بطنہ" (اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ نا بھرے) یہ بد دعاء ہے تو یہ بات درست نہیں ہے کیوں کہ کسی کو یہ کہنا کہ اللہ اس کا پیٹ نا بھرے یہ دعاء ہے بد دعاء نہیں۔

ایک مؤمن کی یہ شان ہے کہ وہ پیٹ بھر کر نہیں کھاتا کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو دنیا میں پیٹ بھر کر کھائے گا وہ قیامت والے دن بھوکا ہو گا۔

چنانچہ سنن ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ہے کہ

تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے ڈکار لیا، تو آپ نے فرمایا: تم اپنی ڈکار ہم سے دور رکھو اس لیے کہ دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والا قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا رہے گا

سنن ترمذی ح ۲۴۷۸ ہذا حدیث صحیح إن شاءاللہ

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کے کئی ایک طرق ہیں جن کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے

لہٰذا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے متعلق یہ کہنا کہ اللہ فلاں بندے کا پیٹ نا بھرے یہ دعاء ہے بد دعاء نہیں اور یوں معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کہے گئے کلمات "لا اِشبع اللہ بطنہ" کا معنی یہ ہوا کہ اللہ دنیا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ نا بھرے تاکہ قیامت کے دن وہ بھوکے نا رہیں

اور پھر میں کوئی اکیلا نہیں جو اس حدیث کا یہ مفہوم لے رہا ہوں بلکہ یہیں روایت جو صحیح مسلم کی ہے۔ یہیں روایت امام مسلم سے پہلے امام ابو داود طیالسی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مسند ابو داود الطیالسی میں نقل کی ہے

اور اس روایت کو نقل کرنے کے بعد انہوں نے ایک محدث امام عبد اللہ بن جعفر بن فارس رحمہ اللہ کا تبصرہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ:

مَعْنَاهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ: لَا أَشْبَعَ اللَّهُ بَطْنَهُ فِي الدُّنْيَا حَتَّى لَا يَكُونَ مِمَّنْ يَجُوعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ لِأَنَّ الْخَبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «أَطْوَلُ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

واللہ اعلم اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ دنیا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ نا بھرے تاکہ وہ قیامت کے دن بھوکے نا رہیں کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو لوگ دنیا میں پیٹ بھر کر کھائیں گے وہ قیامت کے دن بھوکے رہیں گے

مسند ابی داود الطیالسی ۴/۴۶۴ ح ۲۸۶۹

قارئین اگر حدیث کی تشریح حدیث کر دے تو یہ سب سے درست و صحیح شرح ہوتی ہے۔اور تمام اہل علم محدثین نے اس روایت کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ہی شمار کیا ہے۔

سب سے پہلے تو صاحب کتاب صحیح مسلم امام مسلم متوفی ۲۶۱ھ کی بات کرتے ہیں جنہوں نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔انہوں نے زیر بحث روایت سے پہلے ایک روایت ذکر کی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ آنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتْ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اور یہی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) ام انس بھی کہلاتی تھیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا : تو وہی لڑکی ہے ، تو بڑی ہو گئی ہے ! تیری عمر (اس تیزی سے) بڑی نہ ہو وہ لڑکی روتی ہوئی واپس حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی ، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا : بیٹی ! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خلاف دعا فرما دی ہے کہ

میری عمر زیادہ نہ ہو ، اب میری عمر کسی صورت زیادہ نہ ہو گی ، یا کہا : اب میرا زمانہ ہرگز زیادہ نہیں ہو گا ، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی سے دوپٹہ لپیٹتے ہوئے نکلیں ، حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا : ام سلیم! کیا بات ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا : اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری (پالی ہوئی) یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے؟ آپ نے پوچھا : یہ کیا بات ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا : وہ کہتی ہے : آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اس کی عمر زیادہ نہ ہو ، اور اس کا زمانہ لمبا نہ ہو ، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا : تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے ، پھر فرمایا : ام سلیم! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب سے پختہ عہد لیا ہے ، میں نے کہا : میں ایک بشر ہی ہوں ، جس طرح ایک بشر خوش ہوتا ہے ، میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس طرح بشر ناراض ہوتے ہیں میں بھی ناراض ہوتا ہوں۔ تو میری امت میں سے کوئی بھی آدمی جس کے خلاف میں نے دعا کی اور وہ اس کا مستحق نہ تھا تو اس دعا کو قیامت کے دن اس کے لیے پاکیزگی ، گناہوں سے صفائی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنے قریب فرما لے۔

صحیح مسلم حدیث ۲۶۰۳ دوسرا نسخہ حدیث ۶۶۲۷

اس حدیث میں غور کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں کہ میں کسی کے خلاف دعا کروں اور وہ اس کا مستحق نا ہو تو اللہ سے میں نے دعاء کی کہ اے اللہ اس دعا کو

قیامت کے دن اس کے لیے پاکیزگی ، گناہوں سے صفائی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنے قریب فرما لے۔

اور اسی حدیث کے متصل بعد امام مسلم نے لا اِشبع اللہ بطنہ والی حدیث ذکر کی ہے۔

اور ان دونوں حدیث پر امام مسلم نے باب قائم کیا ہے کہ:

باب من لعنه النبي صلى الله عليه وسلم ، أو سبه ، أو دعا عليه ، وليس هو أهلا لذلك ، كان له زكاة وأجرا ورحمة

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص پر لعنت کی ہو یا کسی کو برا کہا ہو یا کسی کو بد دعاء دی ہو اور وہ اس کا اہل نا ہو۔ وہ اس شخص کے لئے تزکیہ، اجر اور رحمت کا ذریعہ بن جائے گی

صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب ۲۵

گویا امام مسلم نے اس حدیث سے یہ فہم اخذ کیا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بد دعاء کے مستحق نہیں تھے اسی وجہ سے یہ کلمات معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے باعث اجر و رحمت ہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ:

وَقَدْ فَهِمَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ الله مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمْ يَكُنْ مُسْتَحِقًّا لِلدُّعَاءِ عَلَيْهِ فَلِهَذَا أَدْخَلَهُ فِي هَذَا الباب وجعله غيره من مناقب معاوية لانه فِي الْحَقِيقَةِ يَصِيرُ دُعَاءً لَهُ

امام مسلم نے اس حدیث سے یہ فہم لیا کے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بد دعاء کے مستحق نہیں تھے اسی وجہ سے امام مسلم نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کیا ہے امام مسلم کے علاوہ دیگر اہل علم نے بھی اس حدیث کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ذکر کیا ہے کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ درحقیقت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعاء بن گئے

شرح صحیح مسلم للنووی ۱۵۶/۱۶

امام ابن عساکر اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ :

أصح ما روي فی فضل معاوية

معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں سب سے صحیح ترین حدیث یہیں ہے

تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۰۶/۵۹

امام ابن کثیر کہتے ہیں کہ :

فركب مسلم من الحديث الاؤل هذا الحديث فضيلة لمعاوية

اس حدیث کو امام مسلم نے پہلی حدیث کے متصل بعد ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے باعث فضیلت ہے۔

البدایۃ والنہایۃ ۱۲۸/۸

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

قلّت: لعل ہذہ منقبۃ معاویۃ

میں کہتا ہوں کہ یہ الفاظ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے باعث منقبت (وفضیلت) ہیں

تذکرۃ الحفاظ ۱۹۵/۲

امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ:

فحصل له من دعاء النبي الكفارة والرحمة والقربة إلى الله تعالى

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعاء سے معاویہ رضی اللہ عنہ کو حاصل یہ ہوا کہ یہ کلمات ان کے لئے (گناہوں کا) کفارہ اور رحمت اور اللہ سے قربت کا ذریعہ بن گئے

المفہم ۵۸۹/۶

اور یہ سارے اپنے دور کے عظیم آئمہ ہیں جن کی کی گئ اس حدیث کی یہ شرح قیامت تک رافضیوں کے لئے ایک قیامت ہے۔

کیوں کہ وہ لوگ اس حدیث سے معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص ثابت کرنا چاہتے تھے وہ تو ہو نہیں سکتا کیوں کہ اس حدیث سے تو معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت ثابت ہوتی ہے تنقیص نہیں جیسا کہ دلائل کی روشنی میں میں بتا چکا۔

وللہ الحمد

۲۵ جون ۲۰۲۰

تحریر:

طلحہ الشامی